باب۔93

تصوف

☆ هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ -

ترجمہ: وہ (اللہ) ہی اول ہے اور (وہی) آخر ہے اور (وہی) ظاہر ہے اور (وہی) باطن ہے۔(سورة الحدید: آیت 3 کا حصہ)

❖ غور کرو کہ تصوف ہے کیا۔۔۔؟

- اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات اور بندوں سے اس کا ربط کن کن علوم میں بیان کیا جاتا ہے۔۔؟

ان چیزوں پر متکلم عقلِ سلیم سے غور کرتا ہے۔ صوفی بھی ان ہی سے بحث کرتا ہے مگر روحانی قوت سے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات اور اسماء وصفات سب قدیم ہیں۔ ان پر عقل والے اور کشف واشراق والے سب ہی غور کرتے ہیں۔ اصل چیز قدیم رہتی ہے مگر بیان کرنے والے اس کے لیے اصطلاحات مقرر کرتے ہیں۔ ان اصطلاحات کے نئے ہونے سے اصل شئے نئی نہیں ہو جاتی۔ ہر شخص اپنی طرز اور نظریئے سے اصطلاح بناتا ہے۔ اللہ اور اس کے صفات کے متعلق تمام پیغمبر ایک ہی بات کہتے ہیں۔

متکلم (یعنی مذہبی امور کو عقلی دلیلوں سے ثابت کرنے کی مہارت رکھنے والے) سے پوچھیے، وہ کہتا ہے خدا ایک ہے اور اس کی صفات قدیم ہیں۔ صوفی (یعنی اتباعِ نبوت سے ممتاز اور کشف و شہود سے سرفراز شخص) بھی کہتا ہے کہ اللہ اور اس کی صفات قدیم ہیں۔

مثال کے طور پر اوپر بیان کردہ آیت کو لیجئے۔ متکلم نے اللہ تعالیٰ کے متعلق کہا، وہ سب سے پہلے تھا، اس کا وجود بالذات ہے، اس کے سوا جتنے ہیں سب حادث یعنی new emergence ہیں۔ وہ اپنی ذات کے لحاظ سے اول ہے۔ اور صفات کے لحاظ سے ظاہر ہے۔ اور آثار کے لحاظ سے ظاہر ہے۔ اور وہ ذات کے لحاظ سے باطن ہے۔ صوفی کہتا ہے ھُو سے مراد ذاتِ واحد ہے۔ اول و آخر، ظاہر و باطن، یہ سب اس کے درجے ہیں۔ اس کو

صوفی، وحدتِ مطلقہ (absolute solitariness) کہتے ہیں۔ وہ ذات کو احدیت کہتے ہیں اور صفات کے لحاظ سے واحدیت۔ صوفی کے پاس اصل صفات، حیات، علم، سماعت، بصارت، قدرت، ارادہ اور کلام ہیں۔ متکلم، اللہ اور بندے کے ربط کے جاننے میں عاجز ہے۔ صوفی کہتا ہے، اصل اللہ کی ذات، بالذات ہے تو یہ سب بالعرض چیزیں اس سے غیر نہیں۔ بالذات کے بغیر کوئی بالعرض موجود نہیں ہو سکتا۔ وہ صاف صاف کہتا ہے کہ:

یہ سب روپ تیرے، تو بہروپیا ہے
تو ہر رنگ میں رہ کے سب سے جدا ہے

کیا یہی معنی اس آیت هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ سے نہیں نکلتے۔۔۔؟ صوفی رات دن اللہ کی یاد کرتا ہے اور اس کو تجربہ واحساس ہوتا ہے کہ خدا کے سوا موجود بالذات کوئی نہیں۔

ابھی ہم نے بیان کیا کہ تمام پیغمبر ذات وصفاتِ الٰہی کو جانتے تھے اور مسلمان بھی ہمیشہ سے جانتے ہیں۔ کیا تصوف، اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کو جاننے کے سوا کچھ ہے۔۔۔؟ ہرگز نہیں۔ یہ بھی یاد رکھو کہ اسلام، خاتم النبیین کا مذہب ہے۔ یہ، وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي (اور میں نے اپنی نعمت تم پر تمام اور پوری کر دی۔ سورۃ المائدہ: آیت 3) کی عنایت ہے۔۔۔ مسلمانوں سے زیادہ اللہ تعالیٰ کو جاننے والا کوئی نہیں۔ کوئی نور اور روشنی کی پوجا کرتا ہے، کوئی فعل وانفعال، باپ بیٹا اور روح القدس، مادّہ وصورت، جیو اور خلو کا قائل ہے۔ توحید تو صرف مسلمانوں کا حصہ ہے۔

اس وقت تو میں نے چند اشارے کر دیئے ہیں۔ تصوف پر میرے متعدد رسالے ہیں۔ جن کو مزید تحقیق کی ضرورت ہو میری حسب ذیل کتابیں دیکھے۔

(1) مرآۃ الحقائق
(2) حکمت اسلامیہ
(3) ترجمہ فصوص الحکم
(4) مکاتیب عرفان

{حوالہ تفسیر صدیقی - مقدمہ (جلد اول)، صفحہ 63 تا 65}